احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 3 دسمبر 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 3 دسمبر 2014ء 10 صفر 1436 ہجری 3 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 273

عربوں سے محبت کرو

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

عربوں سے تین وجوہ سے محبت کرو۔ اول یہ کہ میں عرب ہوں دوم یہ کہ قرآن عربی میں ہے اور سوم یہ کہ اہل جنت کی زبان عربی ہے۔

(کنزالعمال جلد 12 صفحہ 44 حدیث نمبر 33922)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

☆اختلاف السنہ کے اسباب:

فرمایا: اختلاف السنہ کے لئے صرف باہمی بعد زمان یا مکان سبب نہیں بلکہ اس کا ایک قوی سبب یہ بھی ہے کہ خط استوا کے قرب یا بعد اور ستاروں کی ایک خاص وضع کی تاثیر اور دوسرے نامعلوم اسباب سے ہر ایک قسم کی زمین اپنے باشندوں کی فطرت کو ایک خاص حلق اور لہجہ اور صورت تلفظ کی طرف میلان دیتی ہے اور وہی محرک رفتہ رفتہ ایک خاص وضع کلام کی طرف لے آتا ہے۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 134)

☆زبانوں کا اختلاف الٰہی مشیت کے مطابق:

دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمداً نہیں بنائیں۔ بلکہ وہ تمام اسی پاک زبان سے بحکم رب قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں اور اسی کی ذریات ہیں۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 129)

مؤثرات نے جس قدر اختلاف کو چاہا اسی قدر ہوا۔ یہ اختلاف یونہی بے قاعدہ نہ تھا۔ بلکہ ایک طبعی قاعدہ کے نیچے تھا۔ سو جس قدر قاعدہ نے تقاضا کیا اسی قدر اختلاف بھی ہوا۔ (منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 135)

☆بولیوں اور رنگوں میں اختلاف کا نشان:

خدا تعالیٰ کی ہستی اور توحید کے نشانوں میں سے زمین آسمان کا پیدا کرنا اور بولیوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔ درحقیقت خداشناسی کے لئے یہ بڑے نشان ہیں۔ مگران کے لئے جو اہل علم ہیں۔ (منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 163)

انسان پیدا کیا اور اس کو بولنا سکھایا۔ پھر ایک زبان سے کئی زبانیں شہروں میں کردیں۔ جیسا کہ ایک رنگ سے کئی رنگ انواع اقسام کے بنادیئے اور عربی کو ہر ایک زبان کی ماں ٹھہرایا۔ (منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 145)

☆ ہم نے ثابت کردیا ہے۔ ...... صرف عربی ہی ام الالسنہ ہے ...... اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ باقی تمام زبانیں عربی کا ایک ممسوخ شدہ خاکہ ہیں۔ جس قدر یہ مبارک زبان ان زبانوں میں اپنی ہیئت پر قائم رہی ہے۔ وہ حصہ تو لعل کی طرح چمکتا ہے اور جس قدر کوئی زبان بگڑ گئی ہے۔ اسی قدر اس کی نزاکت اور دلکش صورت میں فرق آگیا ہے۔ (منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 132)

ہم منن الرحمٰن میں ثابت کرچکے ہیں کہ عربی کے الفاظ وہ الفاظ ہیں جو خدا کے منہ سے نکلے ہیں اور دنیا میں فقط یہی ایک زبان ہے جو خدائے قدوس کی زبان اور قدیم اور تمام علوم کا سرچشمہ اور تمام زبانوں کی ماں اور خدا کی وحی کا پہلا اور آخری تخت گاہ ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 403)

☆ان کو صرف عربی کے ذریعہ سے بولنا حاصل ہوا ہے اور ان کے پاس بجز اس زبان کے ایک لفظ بھی نہیں۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 210)

سنسکرت وغیرہ دنیا کی کل زبانیں تغیرات بعیدہ سے نکلی ہیں تاہم کامل غور کرنے اور قواعد پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ ان زبانوں کے کلمات اور الفاظ مفردہ عربی سے ہی بدلا کر طرح طرح کے قالبوں میں لائے گئے ہیں۔ (منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 137)

☆اور جب کوئی ایک لفظ اس کے اصل تلاش کرتے کرتے محنت اور کوشش کے ساتھ انتہائی درجہ تک پہنچایا جاوے پس تو دیکھے گا کہ وہ عربی مسخ شدہ ہے۔ گویا کہ وہ ایک بکری ہے جس کی کھال اتاری گئی ہے اور تو ہر ایک اس کے ٹکڑے کو عربی کے ٹکڑوں میں سے پائے گا۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 231)

نماز کا فائدہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ اسی (بیت) میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کردیا۔ یا رات کو چوری کرلی۔ کسی کے مال یا امانت میں خیانت کرلی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کردیا۔ کسی کی آبرو پر حملہ کردیا۔ غرض اس قسم کے عیبوں اور برائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا رہا تو تم ہی بتاؤ اس نماز نے اس کو کیا فائدہ پہنچایا؟''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 656)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆..........☆..........☆

ربوہ کے مضافات کی اراضی پر پلاٹ بندی کرکے فروخت کرنے والے احباب کیلئے ایک ضروری اعلان

آجکل ربوہ کے مضافات میں رہائشی پلاٹوں کی خرید وفروخت کے حوالے سے بہت سے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ اس ضمن میں تمام ایسے احباب کو جو اپنی زرعی یا سکنی اراضی کو از خود تقسیم کرکے پلاٹ بندیاں کررہے ہیں یا کالونیاں بنارہے ہیں، ان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس قسم کی کسی بھی کارروائی سے قبل مضافاتی کمیٹی سے اجازت حاصل کریں۔ نیز جو احباب پہلے ہی اس قسم کی کارروائی کرچکے ہیں اور تاحال پلاٹ فروخت کررہے ہیں ان کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ 30 یوم کے اندر اندر دفتر مضافاتی کمیٹی میں رابطہ کریں۔ اور اپنی سکیم کی تفصیلات سے آگاہ کریں اور اس کی مضافاتی کمیٹی سے باقاعدہ منظوری حاصل کریں۔ بصورت دیگر ان کے خلاف نظام جماعت کے تحت مناسب کارروائی کی جاسکتی ہے نیز اگر کوئی پراپرٹی ڈیلر ایسے معاملات میں بلا اجازت شامل ہوئے تو ان کے خلاف بھی کارروائی کی جاسکتی ہے۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اداریہ

کُن کہنے والے خدا کے بندے اور فیکون کا نظارہ

خط لکھا۔ پہنچنے سے قبل دعا قبول ہوگئی

خدا کے خاص بندے خدا کی صفت تکوین کے بھی مظہر ہوتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا انہیں ایسی طاقت دیتا ہے کہ جب وہ خدا پر توکل کرتے ہوئے کچھ کہہ دیتے ہیں تو خدا ان کی بات اسی طرح پوری کردیتا ہے۔ جس کے اندر مضمر بات یہ ہے کہ خدا اپنے تصرف سے ان کے منہ سے وہی کہلواتا ہے جو وہ کرنا چاہتا ہے۔

اس زمانہ میں اس معجزہ کی روشن مثال خلافت احمدیہ ہے اور ہزاروں انسانوں کا یہ تجربہ ہے کہ ان کا کلام خدا تعالیٰ غیر معمولی حالات میں پوری کردیتا ہے۔ لوگ ان کو دعا کے لئے لکھتے ہیں اور ابھی خط روانہ بھی نہیں ہوتا تو خدا اس دعا کو قبول کر لیتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح خدا تعالیٰ کُن کہتا ہے تو ہو جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے بندوں کو بھی یہ خاصیت دی جاتی ہے اور ان کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ ہم جو کُن کہنے والے کی جماعت ہیں ہمارے لئے بھی یہی ہے کہ جس کام کو ہم کہیں ہو جا وہ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کئی مخلص بندوں کو یہ رتبہ دیا ہے کہ وہ جب کسی کام کے متعلق کہتے ہیں ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ کئی دفعہ میرے پاس خط آتے ہیں کہ فلاں مقصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ میں جواب میں لکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کا مقصد پورا کرے مگر لکھا یہ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کا یہ مقصد پورا کرے گا۔ پھر خبر آتی ہے کہ مقصد پورا ہو گیا۔ کئی دفعہ ''کرے گا'' کے لفظ کو کاٹنے کو دل کرتا ہے لیکن تجربہ نے مجھے بتادیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اس لئے اب میں بہت کم ایسا کرتا ہوں۔ غرض اپنے متعلق الا ماشاء اللہ خدا تعالیٰ کا یہی تصرف دیکھا ہے کہ اسی طرح ہو جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ اس لئے کہتا ہوں کہ لفظی الہام بھی کئی دفعہ ٹل جاتا ہے تو قلبی الہام بھی بدلے ہوئے حالات میں بدل سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کو بھی یہ طاقت دی جاتی ہے کہ وہ جس بات کو کہیں کہ ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 455)

(الفضل 9 دسمبر 1934ء)

پھر فرماتے ہیں۔

میں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ تم دعا کے لئے اگر خط لکھو نہ بھی پہنچے مجھے تب بھی تمہارے لئے دعا ہو جائے گی کیونکہ دعا تو اللہ تعالیٰ سے میں نے کرنی ہے اللہ کو پتہ ہے کہ فلاں نے خط لکھا ہے۔ بیشک لوگ اسے غائب کردیں۔ چرانے والے چرالیں تمہارے لئے دعا ہو جائے گی اور پھر ہم یوں مجمل دعا ہی کرتے رہتے ہیں کہ الٰہی جو ہمیں دعا کے لئے لکھ رہا ہے یا لکھتا ہے یا جس نے لکھا ہے اس کے اوپر تو فضل کر۔ (انوار العلوم جلد 24 صفحہ 147)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جب میں امریکہ میں تھا مجھے کوئی تکلیف مثلاً علالت یا دعوت الی اللہ امور میں کچھ مشکلات پیش آتیں۔ تو میری عادت تھی کہ میں فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتا تھا میں جانتا تھا کہ امریکہ سے ہندوستان خط ایک ماہ میں پہنچتا ہے اور معاملہ بیماری کا یا کوئی دوسرا امر ایسا ہوتا تھا کہ اس کا علاج فوری ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خیال ہوتا کہ جس مالک کے حضور میں حضرت نے میرے لئے دعا کرنی ہے۔ وہ تو عالم الغیب ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میں آج دعا کے واسطے خط لکھ رہا ہوں اور وہ یہ بھی پہلے سے جانتا ہے کہ حضرت مصلح موعود میرے لئے دعا کریں گے پس وہ قادر ہے کہ جو دعا آج سے ایک ماہ بعد ہونے والی ہے۔ اس کے واسطے قبولیت کے سامان آج ہی کردے۔

پہلے تو میں اس ایمان پر خط لکھتا تھا۔ مگر ایسے چند خطوط لکھنے کے بعد ہر دفعہ میرا یہ تجربہ ہوا کہ خط ڈاک میں ڈالنے کے وقت سے ہی یا دو چار دن کے اندر ہی اندر بیماری سے شفا ہونے لگتی اور پیش آمدہ ابتلا ٹلنے لگ جاتا اور مقصد دعا حاصل ہو جاتا۔

اس کے بعد مجھے بعض اور دوستوں سے بھی معلوم ہوا کہ ان کو بھی ایسے تجارب حاصل ہوئے ہیں۔ ایسا ہی آج ایک عزیز نے ایک ایمان افروز تجربہ بیان کیا۔ جس کی اشاعت کرنے میں عاجز لذت حاصل کرتا ہے۔ یہ عزیز پیشہ طبابت کرتے ہیں۔ انہیں ایک والیٔ ریاست جن کے وہ معالج تھے۔ اپنے ہمراہ یورپ لے گئے۔ وہ عزیز فرماتے ہیں کہ ''یورپ میں ایک دن مہاراجہ بہادر بہت فکرمند معلوم ہوئے۔ دریافت کرنے پر انہوں نے فرمایا کہ میں ایک معاملہ کے سبب سخت پریشانی میں گرفتار ہو گیا ہوں۔ میں نے انہیں حضرت مسیح موعود کے حالات سنائے اور ان کی قبولیت دعا کی باتیں بتلائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے واسطے خط لکھنے کی تحریک کی اور ساتھ ہی اپنے ایمانی جذبات کے ماتحت انہیں یہ کہہ دیا کہ آپ یہ خیال نہ کریں کہ خط کب وہاں جائے گا اور کب وہاں دعا ہوگی اور کب اس کا اثر نمایاں ہوگا۔ بلکہ آپ کا اخلاص کے ساتھ ایسی درخواست کرنا ہی ایک اثر دکھائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانی کے دور ہونے کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

مہاراجہ صاحب نے اس بات کو پسند کیا اور مجھ سے ہی دعا کے واسطے خط لکھوایا۔ اس خط کو ڈاک میں ڈالے ہوئے چار روز کے قریب ہی ہوئے تھے کہ مہاراجہ بہادر نے مجھے بلا کر فرمایا کہ ہماری وہ پریشانی جس کے واسطے خط لکھوایا تھا۔ آج دور ہوگئی۔''

قبولیت دعا کا یہ کیسا نشان ہے اور یہ ایک انفرادی واقعہ نہیں کہ اس کو اتفاق کہا جاسکے۔ بلکہ ایسے واقعات کثرت کے ساتھ مختلف مقامات کے دوستوں کے تجربہ میں آچکے ہیں۔ کیا آج سطح زمین پر کوئی دوسرا انسان ایسا ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کے اس قدر سامان مہیا ہوں۔

(الفضل 7 دسمبر 1938ء)

مبارک احمد ظفر کے چند منتخب اشعار

قریب ان کے کبھی موت آ نہیں سکتی
خدا حصار میں لے لے جنہیں پناہوں میں

بڑھ گیا ظلم و جور و جفا آج کل
آنے کو ہے زمیں پر خدا آج کل

جس جگہ جب بھی پکارا ہے خدا کو ہم نے
اپنے نزدیک ہی پایا ہے خدا کو ہم نے

وہ کشتی پار لگتی ہے یقیناً
خدا کے ہاتھ جس کا بادباں ہے

تب پھر ہم افلاک کی جانب کو محو پرواز ہوئے
ہم نے اپنے کبر وانا کو خود سے جب پامال کیا

وجہ تخلیق ارض و سما آپؐ ہیں
کل جہانوں کو رحمت ملی آپؐ سے

میرے اجداد نے کی غلامی تری
تجھ سے ناطہ ہے برسوں پرانا سجن

میرے دلبر! کسی رات چپکے سے آکے خلوت میں مل مجھے
تیرا نین نقشہ تو دیکھ لوں اسے لوح دل پہ اتار لوں

دیکھے ہوئے ان کو بہت عرصہ ہوا
اللہ شب ہجر کی دیوار گرا دے

جو شرارے شرارت کے اٹھنے لگے ان کے شر سے ہمیں تو بچا مالکا
اپنی ہی آگ میں راکھ ہو جائیں وہ ان کو دے ان کے شر کا صلہ مالکا

اب خلافت سے ہی وابستہ ہے دیں کا غلبہ
خانقاہوں سے نہ ہے شاہوں کے درباروں سے

دین احمد کا جو آج سالار ہے
تیر ہاتھوں میں اس کے نہ تلوار ہے

وہ وقت کے امام کو جو مانتے ہیں لوگ
وہی خدا کو دیکھتے اور جانتے ہیں لوگ

وہ جو سالاریٔ دیں پہ مامور ہے
ساتھ اس کے خدا ہے وہ مسرور ہے

مرا ہنر کہ کرے گا رقم صحیفۂ عشق
یہ چار دن کی وفا دل لگی قبول نہیں

خدا کے وعدے سبھی پورے ہوتے دیکھ لئے
ظفرؔ بھی ایک ہے اس عہد کے گواہوں میں

جنہیں بے کار جانا ہے ہنر سمجھا ہے دنیا نے
انہوں نے ہی دکھائے ہیں زمانے کو کمال اکثر

تہمت عشق میں ہر روز ظفرؔ
اک نیا نام ملا ہے مجھ کو

ہماری زندگانی ہی وفا کی داستاں ہوگی
جہاں گزرے وہاں ہم کہکشائیں چھوڑ آئے ہیں

زنجیر عشق پہن کے طوقِ وفا کے ساتھ
دشت وفا میں آگئے طرزِ جدا کے ساتھ

گو سبھی تھے اسیرِ زلف مگر
عشق و مستی میں اپنا نام رہا

تیری یاد دل میں جو کھل اٹھے میں خزاں میں لطف بہار لوں
تیرا عکس ہو سرِ آئینہ تو میں قلب و جاں کو سنوار لوں

(مرسلہ: پروفیسر عبدالصمد قریشی صاحب)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

انفاق فی سبیل اللہ کی برکات و فضائل۔ احادیث نبویہؐ کی روشنی میں

سخی اللہ تعالیٰ کے، جنت اور لوگوں سے قریب اور دوزخ سے دور ہوتا ہے

ابن رشید

انفاق فی سبیل اللہ ایک بہت اعلیٰ درجہ کی نیکی اور بے شمار برکات کی حامل ہے۔ جس کا خلاصہ آنحضرت ﷺ نے قرب الٰہی، محبت مخلوق الٰہی اور حصول جنت قرار دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کے درمیان ایک تفصیلی موازنہ فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ جنت کے قریب ہوتا ہے۔ لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے۔ جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے مگر دوزخ کے قریب ہوتا ہے اور ان پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب السخاء حدیث نمبر 1884)

ان برکات کی تفصیل اور ان کے جلو میں نازل ہونے والی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا بھی رسول کریم ﷺ نے بڑی شرح وبسط کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور مختلف پیرایوں میں انسان کو خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ کبھی تبشیر کے رنگ میں کبھی انذار کے پہلو سے۔ کبھی جنت کی نوید دے کر، کبھی دوزخ سے ڈرا کر، کبھی مال بڑھنے کا وعدہ دے کر، کبھی مال کم نہ ہونے کی قسم کھا کر۔ غرض مختلف انسانی طبائع کو مختلف شکلوں میں انفاق کی طرف راغب فرمایا۔ آئیے رسول اللہ ﷺ کی حکمت اور تبلیغ حق کے انداز ملاحظہ کریں۔

رضائے الٰہی

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا واقعہ سنایا۔ ایک کوڑھی دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا۔ آزمائش کے طور پر ان کی بیماریاں دور کردی گئیں اور منہ مانگے اموال دے دیئے گئے۔ پھر ایک فرشتہ انسانی شکل میں باری باری سب کے پاس گیا اور اللہ کے نام پر مانگا۔ تو سابقہ کوڑھی اور سابقہ گنجے نے اس غریب کو دھتکار دیا۔ جس کے نتیجے میں وہ پرانی حالت پر واپس چلے گئے مگر سابقہ اندھے نے دل کھول کر دیا۔ اس پر فرشتے نے اسے کہا اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تیرے ساتھیوں پر ناراض ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب حدیث ابرص حدیث نمبر 3205)

حقوق العباد کی ادائیگی

حضرت ابو ذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے جسم کے ہر عضو پر صبح صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ تکبیر کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ حدیث نمبر 1181)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت ﷺ کے ہم سفر تھے۔ ایک شخص سواری پر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا یعنی بڑا ضرورت مند نظر آتا تھا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زائد سواری ہو اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ جس شخص کے پاس زائد خوراک ہے وہ اسے دے دے جس کے پاس کوئی زاد راہ نہیں۔ آپؐ نے اسی طرح مال کی مختلف اقسام کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ شائد ضرورت سے زیادہ اموال میں کسی کا کوئی ذاتی حق ہی نہیں اور اسے چاہئے کہ وہ اس زائد مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر ہمیشہ تیار رہے۔

(مسلم کتاب اللقطہ باب استحباب المؤاساہ بفضول المال حدیث نمبر 3258)

مال میں اضافہ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر اسے صدقہ کرنے والے کے لئے بڑھاتا اور ترقی دیتا ہے یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب حدیث نمبر 1321)

حضرت ابومسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ ہمیں صدقہ دینے کی تلقین فرماتے تو ہم لوگ بازاروں میں چلے جاتے اور مزدوری کرتے اور جو تھوڑی بہت رقم ملتی اسے پیش کر دیتے۔

ابو مسعودؓ کہتے ہیں آج ان میں سے کئی صحابہ لاکھوں کے مالک ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار حدیث نمبر1327)

حضرت ابو کبشہ انماریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں میں قسم کھا کر بیان کرتا ہوں انہیں اچھی طرح یاد رکھو۔ کسی بندے کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔ جب کسی پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا حدیث 2247)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے اے ابن آدم! خرچ کرتا رہ۔ میں تجھے عطا کروں گا۔

(بخاری کتاب النفقات باب فضل النفقہ حدیث نمبر 4933)

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر کو نصیحت فرمائی لاتحصی فیحصی اللہ علیک

اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔

لاتوکی فیوکی علیک

اپنی روپوں کی تھیلی کا منہ (بخل کی راہ سے) بند کر کے نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا (یعنی اگر کوئی روپیہ اس سے نکلے گا نہیں تو آئے گا کہاں سے؟) جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریص علی الصدقۃ حدیث نمبر 1344,1343)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے سوائے اس شخص کے جس کو اللہ نے دولت دی ہو پھر وہ دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے (چاروں طرف) اس کو لٹائے (محتاجوں کو دے) اور دولت کو نیک کام میں خرچ کرے وہ آخرت میں نادار نہ ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب المکثرون ہم المقلون حدیث نمبر 5962)

باعث اجر

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے مال میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ نیت فساد کی نہ ہو تو اس عورت کو بھی ثواب ملے گا، خاوند کو بھی ثواب ملے گا اور خازن کو بھی ثواب ملے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اجر المرءۃ حدیث نمبر 1350)

آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا تو جو کچھ بھی رضائے الٰہی کی نیت سے راہ خدا میں خرچ کرے حتیٰ کہ اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالے تو اس کا بھی تجھے اجر دیا جائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب ان الاعمال بالنیات حدیث نمبر 54)

نیکیوں کی توفیق

حضرت حکیم بن حزامؓ نے عرض کیا یارسولؐ اللہ کفر کے زمانہ میں جو میں نے نیکیاں کی ہیں جیسے خیرات کرنا، غلام آزاد کرنا، صلہ رحمی کرنا۔ کیا ان کا ثواب مجھ کو ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا تو جتنے نیک کام کر چکا ہے انہی کی وجہ سے مسلمان ہوا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من تصدق فی الشرک حدیث نمبر 1346)

کامل نیکی کا حصول

جب سورۃ آل عمران کی آیت 93 نازل ہوئی کہ تم کامل نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ تو حضرت زید بن حارثہؓ اپنا محبوب گھوڑا شبلہ حضورؐ کی خدمت میں لے آئے۔ حضور نے وہ گھوڑا قبول فرما کر ان کے بیٹے اسامہ کو دے دیا۔ اس بات سے زیدؓ کے چہرے پر اداسی پھیل گئی تو حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس صدقہ کو تمہاری جانب سے قبول فرما لیا ہے۔

(درمنثور جلد2 ص260 جلال الدین سیوطی۔ دارالفکر بیروت 1993ء)

فتنوں سے بچاؤ

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان کو اس کے اہل وعیال اور ہمسایوں کی طرف سے بھی فتنہ پہنچتا ہے۔ جس کو نماز اور صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دور کر دیتے ہیں۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ تکفر الخطیئۃ حدیث نمبر 1245)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔
حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔ اور صدقہ خطاؤں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔ اور نماز مومن کا نور ہے اور روزہ آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔
(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحسد حدیث نمبر 4200)

اعمال جاریہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے۔ صدقہ جاریہ۔ ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور نیک اولاد جو میت کے لئے دعا کرے۔
(صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب مایلحق الانسان من الثواب حدیث نمبر 3084)

رزق حلال کا حصول

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ صرف پاک اور طیب مال قبول کرتا ہے۔
(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب حدیث نمبر 1321)

انشراح صدر

آنحضرت ﷺ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی بیان فرمائی۔ جنہوں نے لوہے کے دو جبے سینے سے گلے تک پہن رکھے ہوں، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا جوں جوں خرچ کرتا جاتا ہے۔ اس کا جبہ مزید کھلا اور فراخ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے تمام جسم حتی کہ انگلیوں کے پوروں تک کو ڈھانک لیتا ہے۔ (اور اس کا نشان تک مٹ جاتا ہے) اور بخیل ہر دفعہ جب کچھ خرچ نہ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لوہے کے جبہ کے حلقے تنگ پڑتے جاتے ہیں وہ ان کو کشادہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر نہیں کر پاتا۔ (یعنی سخت تنگی اور گھٹن کی کیفیت میں ہوتا ہے۔)
(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب مثل البخیل حدیث نمبر 1352)

قابل رشک

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔
(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ حدیث نمبر 1320)

زادِ آخرت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ صحابہؓ نے ایک بکری ذبح کروائی (اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا اور کچھ گھر میں بھی کھانے کے لئے رکھ لیا) اس پر آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بچ گیا۔ میں نے جواب دیا دستی بچی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہؐ نے فرمایا سارا بچ گیا ہے سوائے اس دستی کے یعنی جس قدر تقسیم کیا گیا۔
(مسند احمد حدیث نمبر 23107)

ایک بار آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کی مجلس میں ان سے مخاطب ہو کر فرمایا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جسے (اپنے بعد میں ہونے والے) وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ عزیز اور پیارا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔ آپ نے فرمایا تو پھر یاد رکھو تمہارا اصل مال وہی ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کر کے آگے بھجوا چکے ہو جو پیچھے باقی رہ گیا وہ وارثوں کا مال ہے۔
(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب ماقدم من مالہ نھولہ حدیث نمبر 5961)

نفع مند مال

جب سورۃ آل عمران کی آیت 93 نازل ہوئی کہ تم کامل نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو تو حضرت ابوطلحہؓ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بیرحاء نامی اپنا باغ سب سے زیادہ محبوب ہے اسے میں اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضورؐ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا یہ مال بہت نفع مند ہے۔ بہت عمدہ ہے۔
(صحیح بخاری کتاب التفسیر زیر آیت حدیث نمبر 4189)

نفع مند سودا

حضرت صہیبؓ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کمزور طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عمار بن یاسرؓ کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ انہوں نے ہجرت کرنا چاہی تو کفار نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ تم مکہ میں محتاج ہو کر آئے تھے لیکن یہاں آکر دولتمند ہو گئے اب یہ مال لے کر تمہیں یہاں سے نہیں جانے دیں گے۔ حضرت صہیبؓ نے کہا اگر میں یہ سارا مال تمہیں دے دوں تو پھر جانے دو گے۔ اس پر کفار راضی ہو گئے۔ اور حضرت صہیبؓ سارا مال دے کر متاع ایمان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔ آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ صہیب نے نفع بخش سودا کیا ہے۔
(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 227 دار بیروت۔ بیروت 1957ء)

نجات کا راستہ

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضورؐ فرما رہے تھے۔
اللہ سے ڈرو۔ پانچ وقت کی نماز پڑھو، ایک ماہ کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور اپنے اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔
(جامع ترمذی۔ کتاب الجمعہ حدیث نمبر 559)

زیور پیش کر دیئے

آنحضرت ﷺ نے ایک لڑکی کے ہاتھ میں سونے کے موٹے کنگن دیکھے تو فرمایا۔ کیا تم اس کی زکوۃ دیتی ہو اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تمہیں پسند ہے کہ خدا تمہیں قیامت کے دن آگ کے کنگن پہنائے اس نے یہ سن کر فوراً کنگن اتار کر آپ کے سامنے ڈال دیئے اور کہا یہ خدا اور رسول کی خدمت میں پیش ہیں۔
(سنن ابی داؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز حدیث نمبر 1336)

آگ سے بچاؤ

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ دوزخ کی آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خدا کی راہ میں صدقہ دینے کی استطاعت ہو۔
(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار حدیث نمبر 1328)

اوپر والا ہاتھ

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صدقہ دینے اور سوال سے بچنے کی تلقین کی اور فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ حدیث نمبر 1339)

سایہ رحمت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ سات آدمی قیامت کے دن سایہ رحمت الٰہی کے نیچے ہوں گے۔ ان میں ایک وہ شخص ہے جس نے اس طرح پوشیدہ طور پر اللہ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔
(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ بالیمین حدیث نمبر 1334)

دعاؤں کے مستحق

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی قوم صدقات لے کر آتی تو آپ دعا دیتے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ فُلَانٍ کہ اے اللہ فلاں کی آل پر بھی فضل فرما۔
(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صلوٰۃ الامام و دعائہ حدیث نمبر 1402)

حضرت وائل بن حجرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جمع زکوٰۃ کے لئے ایک محصل روانہ فرمایا اسے ایک شخص نے ایک کمزور اور کم عمر اونٹ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی اے اللہ اس شخص اور اس کے اونٹ میں برکت نہ ڈال۔ اس شخص کو جب یہ خبر پہنچی تو ایک عمدہ اونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا اور کہا میں اللہ کے حضور توبہ کا خواستگار ہوں۔ تو رسول اللہؐ نے دعا کی اے اللہ اسے اور اس کے اونٹ میں برکت عطا فرما۔
(سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ باب الجمع بین متفرق حدیث نمبر 2415)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے پیدا کر۔ اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کو ہلاکت دے اور اس کا مال برباد کر دے۔
(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فاما من اعطیٰ حدیث نمبر 1351)

پہاڑوں کے کام

قرآن حکیم ہماری توجہ پہاڑوں کے ایک بے حد اہم ارضیاتی کام کی جانب دلاتا ہے۔
اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے ایسا نہ ہو کہ وہ اہل زمیں سمیت شدید زلزلہ میں مبتلا ہو جائے۔
(الانبیاء:32)
اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ پہاڑ زمین کو دھچکوں سے بچانے کا کام کرتے ہیں۔
یہ حقیقت قرآن کے نازل ہونے کے وقت کسی کو معلوم نہ تھی۔ اس حقیقت کا علم جدید ارضیاتی تحقیقات کے ذریعے ہوا۔
ان تحقیقات کے مطابق پہاڑ زمین کی بالائی سطح (Earth Crust) کے عظیم الجثہ ٹکڑوں کی حرکات اور ان کے آپس میں ٹکراؤ کے نتیجے میں وجود میں آتے ہیں۔ جب زمین کی ایسی دو پلیٹوں کا ٹکراؤ ہوتا ہے تو ان میں سے طاقتور پلیٹ دوسری کے نیچے سرک جاتی ہے اوپر والی پلیٹ مڑ کر پہاڑ اور بلندی بنا دیتی ہے۔ دبنے والی تہہ نیچے کی جانب مڑ جاتی ہے اور اندر زمین میں گہرائی تک اپنی ایک شاخ بنا دیتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ گہرائی میں بھی اتنے ہی دبے ہوتے ہیں جتنا زمین کے اوپر

باقی صفحہ 6 پر

جدید سائنس کے ایوانوں میں توحید کا سفیر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

واضح کشف اور شاندار خبر

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب نوبیل انعام یافتہ (ولادت 29 جنوری 1926ء۔ وفات 21 نومبر 1996ء) ایک منفرد شان کے حامل تنہا مؤحد سائنسدان تھے جنہوں نے بیسویں صدی کے مایہ ناز ماہر طبیعات آئن سٹائن البرٹ (Ein Stein 1879ء-1955ء) کے ناتمام نظریہ اضافیت پر بے مثال ریسرچ کے بعد اسے نقطہ عروج تک پہنچایا اور اس طرح جدید سائنس کے ایوانوں میں سفیر توحید ہونے کا حق ادا کردیا۔

آپ کے والد ماجد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان و ہیڈ کلرک انسپکٹر تعلیمات ملتان (ولادت 2 ستمبر 1891ء وفات 7/اپریل 1969ء) کو آپ کی ولادت سے پیشتر کشفی عالم میں آپ کی پیدائش اور عبدالسلام نام ہونے کی واضح خبر دی گئی۔ اوائل عمر میں آپ کو قوت نُطق حاصل نہ تھی مگر حضرت ابوالبرکات مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قدسی نے آپ کی نسبت پیشگوئی فرمائی کہ ''انشاء اللہ یہ اتنا بولے گا کہ دنیا سنے گی''۔

(سوانح محمد حسین ص 50,36 مرتبہ حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ناشر محمد احمد اکیڈمی رام گلی نمبر 3 لاہور مطبوعہ 1974ء)

ایک روح پرور انٹرویو

اس عظیم المرتبت اور جلیل الشان توحید پرست سائنسدان نے نوبیل پرائز حاصل کرنے کے بعد روزنامہ نوائے وقت کے نمائندہ جناب وارث میر صاحب کو ایک روح پرور انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا:

''سائنسی تحقیق میری زندگی بن چکی ہے اور میرے لئے رموز فطرت کی تلاش دراصل خدا کی حکمتوں کی تلاش ہے۔ میں اس انعام کو بھی اللہ کا کرم سمجھتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ اس کی حکمتوں کی تلاش کرنے والا ذہن ہر قسم کی سیاست بازی سے آزاد ہوتا ہے۔ انعام دینے والوں کی پالیسی پر بحث کرنا میرا کام نہیں ہے لیکن دنیا کا ہر قابل ذکر سائنسدان آپ کو بتائے گا کہ میں ان دنوں پاکستان میں ہوتا یا پاکستان سے باہر، برقی مقناطیسیت اور کمزور نیوکلیئر طاقت کے بارے میں تھیوری دنیائے سائنس سے اپنا لوہا خود منوا رہی ہے۔ کاروبار فطرت چلانے والی چار قوتوں کا تین قوتوں میں تبدیل ہوجانا کوئی ایسی معمولی بات تو ہے نہیں کہ دنیا اسے نظر انداز کرسکتی۔ آخری تجربات کے بعد یہ تھیوری سو فیصد Establish ہوجائے گی پھر سوال اٹھے گا کہ تین قوتیں دو میں تبدیل ہوجائیں اور دو بھی ایک ہوجائے اور تب یہ ثابت ہوجائے گا کہ کائنات کا نظام دراصل ایک ہی قوت کا کرشمہ ہے۔''

ڈاکٹر عبدالسلام انتہائی منکسر المزاج اور بے تکلف شخص تھے اور سائنسی نکات پر بھی مذہبی نقطہ نظر سے گفتگو فرمایا کرتے تھے اور یہ انٹرویو اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب وارث میر صاحب نے سوال کیا کہ

''برطانوی پریس میں یہ بات عام کہی گئی ہے کہ سائنس کی مکمل تصدیق سے پہلے ہی آپ یہ مذہبی عقیدہ رکھتے ہیں اور اس عقیدے کا ہر ایک سے ذکر کرتے ہیں کہ کائنات پر محیط تمام قوانین میں وحدت ہے اور رفتہ رفتہ یہ ثابت ہوجائے گا کہ باقی تین قوتیں بھی ایک ہی قوت کا کرشمہ ہے۔ یعنی یہ ساری کائنات ایک ہی ذات کا ظہور ہے تو پھر آپ نے اس پہلو پر بھی غور فرمایا ہوگا کہ فلسفہ وحدت کے نشے میں سرشار بعض صوفیائے کرام شعراء اور ایمان کی اس منزل پر نسبتاً کم دنیاوی علم کے سہارے اور کم عرصے میں کیونکر پہنچ جاتے ہیں؟

خدا سے تعلق رکھنے والوں کی سائنسدانوں پر یہ برتری کیسی؟

اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب مرحوم نے جو ارشاد فرمایا وہ ہمیشہ آب زر سے لکھا جائے گا۔ آپ نے بے ساختہ فرمایا:۔

''میں آپ سے متفق ہوں کہ خدا رسیدہ ہستیوں کو سائنس دانوں پر برتری حاصل ہے۔ صوفیائے کرام منتخب لوگ ہوتے ہیں اور سائنس دان ایک عام انسان کی تمام تر بے بضاعتیوں کے ساتھ کائنات کے اسرار پر غور کرتا ہے لہٰذا دونوں کی اپروچ اور کیفیت میں فرق ہے۔ صوفی کو بھی مقام حیرت سے منزل یقین تک پہنچنے میں جدوجہد کرنی پڑتی ہے لیکن سائنس دان عمر بھر مقام حیرت کے اردگرد بھٹکتا رہتا ہے اور اسی بھٹکنے میں اس کی جدوجہد کی مسرتوں کا راز پوشیدہ ہے۔ فیض نے کہا ہے۔ ؎

کئی بار اس کی خاطر، ذرے ذرے کا جگر چیرا
مگر یہ چشم حیراں، جس کی حیرانی نہیں جاتی

میں بھی سائنس کے ایک طالب علم کے طور پر اسرار کائنات پر غور کرتے ہوئے مقام حیرت پر ہوں لیکن ساتھ ہی اس کوشش میں ہوں کہ پوری انسانیت پر اس مذہبی عقیدے کی حقانیت واضح ہو جائے کہ کائنات کی تمام قوتوں میں وحدت کا اصول کارفرما ہے اور ہم سب منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ یہ کیفیت خدا رسیدہ لوگوں سے پھر بھی مختلف ہی ہوگی، مغرب کے کئی دانشور مجھے سوال کرتے ہیں کہ سائنس کے اصولوں میں خدا کہاں سے آٹپکتا ہے تو میں انہیں ہمیشہ یہی جواب دیتا ہوں۔

''خدا ہی انسانی ذہن کو ایک خاص نکتے کی طرف مائل کرتا ہے اس کی مرضی ہو تو وہ اپنا کوئی راز انسان پر منکشف کرتا ہے۔''

میں دنیا کے بیسیوں سائنس دانوں اور سینکڑوں دانشوروں سے ملا ہوں اور میرا یہ مشاہدہ ہے کہ خدا پر ایمان رکھنے والا انسان بہرصورت خدا کو نہ ماننے والے انسان سے بہتر ہوتا ہے۔

(''خالد'' ڈاکٹر عبدالسلام نمبر دسمبر 1997ء ص 81-83)

ایک روشن خیال پاکستانی

مبصّر کا خراج تحسین

پاکستان کے ایک روشن خیال اہل قلم جناب الحاج محمد منیر قریشی صاحب نے اپنی کتاب ''اسلام اور سائنس'' میں ایک مستقل باب ''انسان اور اس کی رفتار ترقی'' باندھا ہے جس میں اس موضوع پر مبصرانہ انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے دنیائے سائنس کے بطل جلیل ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی قیام توحید سے متعلق سائنسی تحقیقات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

''ماہرین کہتے ہیں کہ انسان اس کرہ ارض پر دس لاکھ سال سے آباد ہے۔ بعد میں ایسے شواہد بھی ملے ہیں کہ یہ مدت مزید طویل ہوگئی ہے۔ تنزانیہ ملک میں آتش فشاں پہاڑ کے دامن میں جو انسانوں اور جانوروں کے نقوش پا ملے ہیں ان سے انسان کے چھتیس لاکھ سال پہلے موجود ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔ سائنس کی ریت یہی ہے کہ آئندہ اگر کوئی اور ثبوت مل گیا تو یہ اندازہ بھی غلط قرار دیا جائے گا۔

دو تین سال ہوئے جو انسانی ترقی کے مراحل مرتب کئے گئے ہیں ان کے مطابق آج سے پانچ لاکھ سال پہلے انسان نے آگ ایجاد کی اور اس کے ساتھ ہی پتھروں کے اوزار اور ہتھیار بنائے جانے لگے اسی لئے تاریخ کے اس دور کو پتھر کا زمانہ کہا گیا ہے۔ تین لاکھ سال قبل انسان نے بعض جانوروں کو سدھا کر ان سے بار برداری، سواری اور کاشتکاری کے کام لینے شروع کئے۔ انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا احساس ہوا۔ اس کے بعد پہیہ ایجاد ہونے سے رفتار ترقی تیز تر ہوئی۔ ایک لاکھ سال پہلے قدرتی غاروں کو چھوڑ کر انسان نے مکان تعمیر کئے۔ جو مٹی یا کیچڑ سے بنائے گئے۔ پھر پچاس ہزار سال بعد میدانوں میں جھونپڑے بنائے گئے اور پہلی بستی آباد ہوئی۔ لیکن تن ڈھانکنے کے لئے پتوں کا استعمال ہی ہو رہا تھا۔ آج سے دس ہزار سال قبل پہلی دفعہ کپڑا بُنا گیا۔ ساتھ ہی مٹی کے برتن بنائے۔ پانچ ہزار سال پہلے بیل گاڑی، گھوڑا گاڑی بنی اور پانی کے کنارے رہنے والوں نے کشتی بنائی۔ جس نے بادبانوں والے بحری جہاز کی صورت اختیار کرلی۔ چار ہزار سال پہلے مصر اور یونان میں نہریں کھود کر دریاؤں کا پانی کھیتوں تک پہنچایا گیا۔ اب انسان نے لکیریں کھینچ کر تصاویر نما الفاظ بنا کر تحریر کی ابتدا کی۔ یہ تحریر پتھروں، پتوں اور کھالوں پر لکھی جاتی تھی۔ پتھر تراش کر تختیاں بنائی گئیں اور ان پر تحریر کھودی گئیں جو آج بھی عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔ اسی زمانہ میں پتھر کے بت تراشے گئے۔ لوہے کے ہتھیار بننے لگے اور اس کے زمانہ کو دھات کا زمانہ کہا جانے لگا۔

مصر اور بابل میں تہذیب نے جنم لیا اور علم ریاضی و جیومیٹری کی ابتدا ہوئی۔ مکان مربع اور مستطیل بنائے جانے لگے۔ زاویوں سے کام لیا جانے لگا۔ مکمل دائرے کے 360 درجے بنائے گے۔ مصر میں شمسی سال کی ابتدا ہوئی۔ 365 دن کا ایک سال اور چوبیس گھنٹوں کا ایک دن شمار کرنے لگے۔ آج سے ساڑھے تین ہزار سال پہلے بابل والوں نے سکہ رائج کیا۔ دو ہزار سال قبل آئینہ ایجاد ہوا۔ تین ہزار سال پہلے یونان میں حروف ابجد رائج ہوئے۔ عربی میں بائیس حروف ابجد بنائے گئے۔ اڑھائی ہزار سال ہوئے کرہ ارض کے گول ہونے کو ثابت کیا گیا۔ اور فیثا غورث نے ریاضی کے ابتدائی اصول وضع کئے۔ کہا جاتا ہے کہ آج سے دو ہزار سال پہلے ارسطو، سقراط اور افلاطون نے جدید سائنس کو جنم دیا اور اقلیدس نے آج جیومیٹری کی ابتدا کی۔ کہتے ہیں ارشمیدس دنیا کا پہلا انجینئر تھا جس نے علم طبیعات (فزکس) کی ابتدا کی۔ اس کے وضع کردہ اصول ہوائی جہاز، ریڈیو، ٹیلی ویژن، بجلی، راکٹ اور ایٹمی توانائی کے حصول کا باعث ہوئے۔ ایک سو پچاس سال قبل مسیح چین میں کاغذ ایجاد کیا گیا۔ ایک سو عیسوی میں یونان کے اندر علم طب کی بناء ڈالی گئی۔ پھر 800 اور 1200 عیسوی سن کے درمیان کئی مسلمان سائنسدانوں نے سائنس کے علم کو مالا مال کیا۔ علم فلکیات، جغرافیہ، طب، ریاضی، کیمسٹری اور فزکس سب علوم کو مسلمانوں ہی نے بام عروج تک پہنچایا۔ گھڑی،

قطب نما، چھاپہ خانہ، جراحی کے اوزار اور دوربین اسی دور کی ایجادیں ہیں۔ مسلمانوں ہی نے بارود ایجاد کیا۔ جس سے آج توپ تفنگ اور راکٹ کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے یونانیوں کے سطحی اور نظریاتی علوم کو تجربہ اور عمل کی بھٹی سے گزار کر کندن کیا۔ 1270ء عرب سائنسدان حسن الرمۃ نے آتش بازی کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس میں سب سے پہلے راکٹ بنانے کے طریقے پیش کئے گئے۔ انہی راکٹوں کو بعد میں چینیوں اور منگولوں نے ایک دوسرے کے خلاف جنگوں میں استعمال کیا۔ اس کے بعد والے سالوں میں خوردبین اور دوربین ایجاد ہوئی۔ 1665ء میں نیوٹن نے کشش ثقل کے دائرے کو ناقابل عبور ثابت کیا۔ جبکہ 1968ء میں امریکہ نے مصنوعی سیارہ (اپالو۔ آٹھ) بنا کر اس دائرہ سے باہر نکال دیا۔ سلطان حیدر علی آف میسور نے 1770ء میں انگریزوں کے خلاف راکٹوں کا استعمال کیا۔ بعد میں جب انگریزوں کا قبضہ میسور پر ہو گیا تو اچھی قسم کے راکٹوں کا استعمال شروع ہوا۔ پھر امریکہ نے بھی راکٹوں کو ترقی دی۔ جس سے وہ چاند پر پہنچنے میں کامیاب ہوا۔ اٹھارہویں صدی عیسوی میں بھاپ کا انجن، اوپر اڑنے والا غبارہ (جس میں انسان بلندی تک چلا گیا۔) اور بیٹری سیل ایجاد ہوئے۔ پھر انیسویں صدی عیسوی میں بھاپ سے چلنے والی پہلی موٹر گاڑی، ٹیلیگراف، کیمرے کی فلم اور ڈائنا مائٹ ایجاد ہوئے۔ بجلی پیدا کرنے والا ڈائنمو بھی اسی صدی میں ایجاد ہوا۔ اس نے دنیا کی کایا ہی پلٹ دی۔ بڑے بڑے ڈیم انہی کو چلاتے ہیں اور اعلیٰ پیمانے پر بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ 1890ء اور 1900ء کے درمیان وائرلیس، متحرک فلم اور یورینیم حاصل ہوئے۔ کیوری اور مسز کیوری نے یورینیم ایجاد کر کے زمانے کو ایٹمی دور میں داخل کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی اپنی تحقیقات کے دوران تابکاری سے جان دے دی۔ آبدوز کشتی بھی انیسویں صدی کے آخر میں بنائی گئی۔ نئی صدی کے شروع میں مارکونی نے ریڈیو بنایا۔ 1903ء میں رائیٹ برادران نے ہوائی جہاز ایجاد کیا۔ انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا کہ ہوائی جہاز 600-800 میل فی گھنٹہ کی رفتاروں سے عام اڑا کریں گے۔ ان کا جہاز 37 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑا کرتا تھا۔ پھر ہوائی جہازوں ہی نے خلاء میں جانے کا راستہ ہموار کیا۔ 1905ء میں آئن سٹائن نے نظریہ اضافت ثابت کیا۔ 1926ء میں ٹی وی ایجاد ہوا۔ 1932ء میں جرمنی کے ہٹلر نے جنگی مقاصد کے لئے راکٹ بنائے۔ 1939ء میں جیٹ طیارہ ایجاد ہونے سے ہوائی جہازوں میں انقلابی تبدیلی آئی۔ 1940ء میں پنسلین کی ایجاد سے طب جدید کو ترقی حاصل ہوئی۔ 1945ء میں امریکہ نے جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے اور بڑے پیمانے پر تباہی مچ گئی۔ اب خلاء میں جانے کے تجربات بھی شروع ہو گئے۔ ان میں کئی جانیں ضائع ہوئیں۔ تاہم روس امریکہ میں خلائی سفر کا مقابلہ شروع ہو گیا ہے۔ 1959ء میں روس نے چاند پر ایک راکٹ اتار دیا اور اسے زمین سے کنٹرول کیا جاتا تھا۔

1968ء میں امریکی سائنسدان نے چاند کے گرد چکر لگایا۔ بالآخر 21 جولائی 1969ء کو امریکہ نے پہلا انسان چاند پر اتارا اور پھر اسے واپس زمین پر بھی لایا گیا۔ چاند پر ہوا نہیں ہے اس لئے کوئی گرد و غبار نہیں اڑتی۔ دو امریکیوں نے جو نقوش پا وہاں چھوڑے ہیں وہ کئی صدیوں تک قائم رہیں گے۔ **تازہ ترین سائنسی کامیابی پاکستان کے اقلیتی فرقے کے ایک ممتاز فرد ڈاکٹر عبدالسلام کی ہے۔ جنہیں آئن سٹائن کے کام کی تکمیل پر نوبیل پرائز دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے ثابت کیا ہے کہ ''کائنات میں مادے کا کوئی وجود نہیں بلکہ ہر مادے کی ضد موجود ہے جو کہ عملی طور پر باہم مل کر ختم ہو جاتے ہیں اور پھر کائنات میں صرف ایک قوت باقی رہ جاتی ہے جسے مذہب خدا کا نام دیتا ہے۔''**

(اسلام اور سائنس صفحہ 36 تا 38 ناشر نذیر سنز پبلشرز 140 اردو بازار لاہور)

یہ ایسا عظیم الشان سائنسی کارنامہ ہے جس کی نظیر گزشتہ چودہ صدیوں کی تاریخ میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ ؎

کال اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی ''رندانِ قدح خوار'' ہوئے

بقیہ از صفحہ 4

ان کے حصے نظر آتے ہیں۔

ایک سائنسی مضمون میں پہاڑوں کی ساخت کے بارے میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:۔

جہاں براعظموں کی موٹائی زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ پہاڑی سلسلوں میں وہاں بالائی سطح زمین کے اندر گہرائی تک چلی جاتی ہے۔

ایک آیت میں پہاڑوں کے اس کام کی جانب ''کھونٹوں'' (میخوں) سے ان کا موازنہ کرتے ہوئے اشارہ کیا گیا ہے:۔

''کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو پیوستہ میخوں کی طرح۔'' (سورۃ النبا: 8,7)

دوسرے الفاظ میں پہاڑ زمین کے اوپر اور نیچے رہ کر ان پلیٹوں کے اتصال کے مقامات پر بالائی سطح زمین کے مختلف حصوں کو آپس میں جکڑ دیتے ہیں۔ اس طرح سے یہ پہاڑ زمین کی چھال کے مختلف حصوں کو آپس میں باندھ دیتے ہیں اور انہیں زمین کے اندر پگھلے ہوئے مادے (Magma Stratum) پر اور پلیٹوں کو آپس میں ایک دوسرے پر پھسلنے اور سرکنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ مختصراً ہم پہاڑوں کو ان کیلوں سے تشبیہ دے سکتے ہیں جو لکڑی کے مختلف ٹکڑوں کو باہم جوڑتی ہیں۔

زمین کے مختلف حصوں کو آپس میں مستحکم رکھنے کے پہاڑوں کے کام کو سائنسی زبان میں ''آئسوسٹیسی (Isostasy)'' کہا گیا ہے۔ آئسوسٹیسی کا مطلب کچھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

آئسوسٹیسی بالائی سطح زمین کا عمومی توازن، سطح زمین کے نیچے کشش ثقل کے زیر اثر پتھریلے مواد کے مسلسل بہاؤ کو کہتے ہیں۔

پہاڑوں کا یہ اہم کردار جو جدید ارضیات اور زلزلیاتی تحقیقات کی بدولت دریافت ہوا ہے۔ قرآن میں صدیوں پہلے بتا دیا گیا جو خدائی تخلیق کی عظیم علم و حکمت کی مثال ہے۔

مشہور شہر

پراگ (PRAGUE) جمہوریہ چیک کا دارالحکومت

جمہوریہ چیک کا صدر مقام، چیک زبان میں اسے پراہا (Praha) کہا جاتا ہے۔ یہ 50.05 درجے شمال اور 14.25 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔ یہ جمہوریہ چیک کا صنعتی اور تجارتی دارالحکومت بھی ہے۔ یہ دریائے ولٹاوا (Wltava) کے کنارے آباد ہے۔

2011ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی آبادی 1.257 ملین ہے۔ سطح بحر سے اس کی بلندی 650 فٹ ہے۔ وی آن (آسٹریا) سے اس کا فاصلہ کوئی 160 میل اور ڈریسڈن سے قریباً 75 میل ہے۔ شہر کا رقبہ 192 مربع میل یا 496 مربع کلومیٹر ہے اسے 100 کلوں (SPIRES) شہر بھی کہتے ہیں۔

اس کا شمار یورپ کے خوبصورت اور بہترین شہروں میں ہوتا ہے۔ موجودہ شہر دریائے ولٹاوا کے دونوں کناروں کے ساتھ بڑھتا چلا گیا ہے۔

قدیم آبادی کا ذکر 9 ویں صدی عیسوی کی تحریروں میں آیا ہے۔ اس نے بوہیمیا کے بادشاہ چارلس چہارم اور روم کے بادشاہ نوو مینسٹو کے عہد میں بڑی ترقی کی۔ ان بادشاہوں کے زمانوں کو پراگ کے لوگ سنہری زمانہ بھی کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے 14 ویں صدی عیسوی میں اس کا شمار وسطی یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں ہونے لگا۔ یہ شہر ان دنوں تجارت کا بڑا مرکز تھا۔ اور اس کی یونیورسٹی تمام یورپی عالموں اور طالب علموں کی کشش کا مرکز تھی۔ 1526ء میں آسٹریا کے ہیپس برگ آرک ڈیوک فرڈی نینڈ بوہیمیا کا بادشاہ منتخب ہوا۔ 1918ء میں یہاں اس خاندان کی حکومت تھی۔ 1918ء میں چیکوسلواکیہ کو آزادی ملی تو یہ اس کا حصہ بن گیا۔

1938ء میں چیکوسلواکیہ نے جرمنی کے ساتھ اتحاد قائم کر لیا دوسری جنگ عظیم کے بعد یعنی 1948ء میں چیکوسلواکیہ جمہوریہ بنا اور یہ شہر اس کا دارالحکومت قرار پایا۔ 1968ء میں وارسا پیکٹ کی فوجوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت کے سیاسی رہنما ویکلاف ہاول (VACLAV HAVEL) نے روسی جارحیت کے خلاف عوام کو اُٹھ کھڑے ہونے کی تحریک دی چنانچہ ان کوششوں سے روس کو یہاں سے جانا پڑا۔

1989ء میں 42 سالہ کمیونسٹ حکمرانی کے بعد اسے جمہوری دارالحکومت بننے کا موقع ملا۔ جمہوریت کی بحالی نے یہاں کے عوام کے دلوں میں چیکوسلواکیہ سے علیحدہ ہونے کی تحریک دی اور یہاں کے عوام نے جمہوری طریقے سے چیکوسلواکیہ سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کیا چنانچہ عوامی فیصلے کے تحت یکم جنوری 1993ء کو اس شہر کو جمہوریہ چیک کا دارالحکومت بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔

اس کے اہم مقامات میں پاؤڈر ٹاور، قومی عجائب گھر، یہودی قصبہ لٹنا کی پہاڑی، یونیورسٹی لائبریری، سٹرن برگ محل، رڈکنی کا قلعہ اور چارلس یونیورسٹی شامل ہیں۔ یہاں کے عجائب گھر دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ نامور فنکار اور سائنسدانوں میں ولف گانگ امیدو زوموز ارٹ (WOLFGANG AMADEUS) ڈان گیووانی (DAN GIOVANNI) بیڈرخ سمیاتانا (BEDRICH SMETANA) البرٹ آئن سٹائن ٹائیکو براہی، جوہان کیپلر اور ویکلاف ہاول شامل ہیں۔

مواصلات کا نظام یورپ کے دوسرے ملکوں سے سستا ہے۔ ٹریفک کا مسئلہ حل کرنے کے لیے یہاں زیر زمین ریل چلائی گئی ہے۔ اس کا ہوائی اڈہ بھی جدید سہولتوں سے آراستہ ہے جہاں سے آپ دنیا بھر کے کسی بھی مقام پر جا سکتے ہیں۔ پراگ ایک خوبصورت اور قدرتی مناظر سے پُر شہر ہے۔ اس کے پیلس، ایمبیسیڈر، فلورا، پائینر اور ماسکووا کا شمار عمدہ ہوٹلوں میں ہوتا ہے۔

اعلیٰ اور ثانوی تعلیم کے لئے بھی یہاں بہت سے تعلیمی ادارے ہیں۔ جن میں چارلس یونیورسٹی (قیام 1348ء) اور ٹیکنیکل یونیورسٹی کا قیام 1707ء میں عمل میں آیا۔

پراگ کے باشندے کھیلوں کے بڑے دلدادہ ہیں۔ حکومت نے اس ضمن میں یہاں بہت سے سٹیڈیم بھی تعمیر کرائے ہیں۔ جن میں کھیلوں کے مقابلے یہاں منعقد ہوتے ہیں ان میں فٹ بال اور آئس ہاکی کے کھیل خاص طور پر شامل ہیں۔ علاوہ ازیں باسکٹ بال، ہینڈ بال اور ٹینس کے مقابلے بھی یہیں منعقد کئے جاتے ہیں۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 نومبر 2014ء کو بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر وعصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ خورشید احمد بیگم صاحبہ

مکرمہ خورشید احمد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ایسٹ لندن مورخہ 17 نومبر 2014ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کا تعلق درگانوالی سیالکوٹ سے تھا۔ مرحومہ نے 1966ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ مرحومہ کا شمار ایسٹ لندن جماعت کے ابتدائی ممبران میں ہوتا ہے۔ جب تک وہاں بیت الذکر کی سہولت میسر نہیں تھی، انہوں نے اپنا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پیش کیا ہوا تھا۔ بیت الفضل لندن اور لوکل جماعت میں ضیافت کے شعبہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نیک، مخلص اور بارعب شخصیت کی مالک خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم شہزاد احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر ریویو آف ریلیجنز لندن کی دادی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم غلام قادر صاحب

مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان ابن مکرم عبدالغفار صاحب مرحوم مورخہ 12 نومبر 2014ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ 313 درویشوں میں شامل تھے۔ تاریخ احمدیت کی دسویں جلد میں آپ کا نام 189 نمبر پر درج ہے۔ آپ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہوگئے۔ ابھی ملازمت کو چار سال ہی گزرے تھے کہ حضرت مصلح موعود کی طرف سے تحریک ہوئی کہ حفاظت مرکز کے لئے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے قادیان آئیں تو آپ نے فوجی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور اپریل 1947ء کو قادیان حاضر ہوگئے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا انتہائی شوق تھا۔ آپ خصوصیت سے سکھوں کو دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے۔ اس سلسلہ میں آپ نے نادر اور نایاب کتب اور حوالہ جات بھی جمع کئے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک خواب دیکھی تھی جس میں آپ کو بتایا گیا کہ آپ کی عمر 90 سال ہوگی۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً اتنی ہی تھی۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

مکرم علی شان ناصر صاحب

مکرم علی شان ناصر صاحب ابن مکرم بابا نور محمد صاحب مرحوم آف پیرانہ ضلع اٹک مورخہ 28 اکتوبر 2014ء کو ایک حادثہ میں شدید زخمی ہونے کی وجہ سے 56 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ ضلع اٹک کی دور افتادہ دیہاتی جماعت پیرانہ میں آپ کا اکیلا احمدی گھرانہ تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کی والدہ کے نانا حضرت بابا نواب خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہوا۔ آپ نے صدر جماعت پیرانہ، زعیم و ناظم ضلع انصاراللہ اٹک کے علاوہ سیکرٹری تعلیم ضلع کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پائی۔ قبل ازیں مرحوم کو سیکرٹری وصایا اور سیکرٹری رشتہ ناطہ ضلع کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پیشہ کے لحاظ سے آپ ٹیچر تھے جس کی وجہ سے ان کے علاقہ میں وسیع رابطے اور نیک اثر تھا۔ بہترین داعی الی اللہ اور عمدہ اخلاق اور کردار کے مالک ایک مخلص انسان تھے۔ احمدیت کیلئے شمشیر برہنہ نیز خلافت کے شیدائی اور فدائی تھے۔ مرحوم میں اطاعت حد درجہ پر تھی اور پورے علاقہ میں احمدیت کی پہچان اور مثالی احمدی تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف العمر والدہ اور اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ خاتونہ بی بی صاحبہ

مکرمہ خاتونہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسماعیل کھوکھر صاحب مرحوم آف انڈونیشیا مورخہ 17 اکتوبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ ساری زندگی اپنے آبائی وطن اور خاندان سے دور رہیں۔ 1973ء میں انڈونیشیا سے اس مقصد کے لئے ہجرت کر کے ربوہ آئیں کہ خلیفہ وقت کے زیر سایہ رہنا ہے اور اولاد کی اچھی تربیت کرنی ہے تو پھر آپ نے ربوہ کو ہی اپنا وطن اور جماعت کو اپنا خاندان سمجھا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والی، صابر، ملنسار، مہمان نواز، سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ ضرورت مندوں اور یتیم بچے بچیوں کی شادیوں میں مدد کیا کرتی تھیں۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم انڈونیشین طلباء کی بہت حوصلہ افزائی کرتی تھیں اور ان کا حتی الوسع خیال رکھتی تھیں۔ گزشتہ دس سال سے ہر سال جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کر رہی تھیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور سات بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

مکرم سعادت احمد پراچہ صاحب

مکرم سعادت احمد پراچہ صاحب ابن مکرم بشارت احمد پراچہ صاحب آف بھیرہ مورخہ 18 اکتوبر 2014ء کو 73 سال کی عمر میں جنیوا میں وفات پاگئے۔ آپ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب مرحوم مربی سلسلہ امریکہ اور چین کے بھانجے تھے۔ 1973ء میں جنیوا سوئٹزرلینڈ آئے۔ 20 سال آپ کو صدر جماعت جنیوا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آغاز جوانی سے پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے والے، سادہ مزاج، ملنسار، مہمان نواز اور مخلص انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ خلافت سے والہانہ اور گہری وابستگی اور محبت کا تعلق رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی خلافت سے گہری وابستگی اور تعلق رکھنے کی خاص طور پر تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ میں احباب جماعت کے علاوہ خاصی تعداد میں غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔

مکرم سلیم ناصر ملک صاحب

مکرم سلیم ناصر ملک صاحب ابن مکرم مولانا ظہور حسین صاحب مرحوم مربی بخارا روس مورخہ 20۔اگست 2014ء کو 84 سال کی عمر میں بقضاء الٰہی نیو جرسی امریکہ میں وفات پاگئے۔ آپ نے مجلس انصاراللہ امریکہ میں قائد تعلیم اور پھر قائد تعلیم القرآن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح مجلس سنٹرل جرسی میں بطور زعیم مجلس انصاراللہ بھی کام کرتے رہے۔ 2008ء میں آپ نے مجلس انصاراللہ امریکہ سے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ حاصل کیا۔ آپ نمازوں کے پابند پرہیزگار، شفیق، نظام جماعت کا مکمل احترام کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے وفا کا تعلق تھا۔

مکرم چوہدری ظفراللہ ساہی صاحب

مکرم چوہدری ظفراللہ ساہی صاحب ابن حضرت چوہدری شاہ محمد صاحب آف لاہور مورخہ 23 جون 2014ء کو بقضاء الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کے والد حضرت چوہدری شاہ محمد صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ 1981ء سے 1986ء تک آپ کو صدر حلقہ اچھرہ لاہور خدمت کی توفیق ملی اور پھر اسی حلقہ میں چار سال زعیم انصاراللہ بھی رہے۔ مرحوم انتہائی منکسر المزاج، بے نفس اور مہمان نواز انسان تھے۔ چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ جماعتی کاموں اور پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خلافت سے نہایت اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے حلقہ کے امام الصلوٰۃ بھی تھے۔

مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب

مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام احمد گجر صاحب آف گنگا پور ضلع فیصل آباد مورخہ 28 اگست 2014ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ بوقت وفات آپ جماعت احمدیہ گنگا پور ضلع فیصل آباد کے سیکرٹری مال اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ علاوہ ازیں دیگر مختلف جماعتی عہدوں پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ جماعت کے نامساعد حالات کا ہمیشہ دلیری اور خندہ پیشانی سے سامنا کیا۔ آپ بہت مخلص، دیندار، صلح جو، مالی قربانی میں پیش پیش اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے انسان تھے۔

مکرم نصیر احمد کریم صاحب

مکرم نصیر احمد کریم صاحب آف کوئٹہ مورخہ 16 جون 2014ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ نے حلقہ سریاب پارک میں زعیم مجلس انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی اور بیت المسرور کی تعمیر کے دوران اکاؤنٹس کے کام کی نگرانی کرتے رہے۔ آپ کی مالی قربانی اور جماعت سے وابستگی قابل رشک تھی۔

مکرم تنویر حسین صاحب

مکرم تنویر حسین صاحب ابن مکرم طاہر حسین صاحب آف واہ کینٹ مورخہ 29 اگست 2014ء کو 21 سال کی عمر میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر واپس آتے ہوئے ایک حادثہ میں رکشہ سے گرے اور ایک Dumper کے نیچے آکر موقعہ پر ہی وفات پاگئے۔ مرحوم کو جو بھی جماعتی کام دیا جاتا رہا ہمیشہ احسن طریق پر اور بروقت بجالاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆.........☆☆.........☆☆

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ وبچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشہور شہر

ٹورانٹو کینیڈا کا مشہور شہر

ٹورانٹو کی آبادی بشمول میٹروپولیٹن علاقہ کے 43لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ صوبہ ٹورانٹو کا صدر مقام ہے اس کا رقبہ 398 مربع کلومیٹر ہے یہ امریکا کو کینیڈا سے جدا کرنے والی جھیل انٹاریو کے دائیں کنارے پر واقع ہے۔ نیاگرا آبشار ٹورانٹو سے 120 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

اس آبشار کے فضائی نظارے کے لیے ہیلی کاپٹر اور کیبل کاریں بھی دستیاب ہیں جن میں جگہ جگہ سیر بین ہیں جہاں سے آبشار کو طمطراق سے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ کینیڈا کا سب سے بڑا مرکز اور اہم تجارتی، ثقافتی اور صنعتی شہر بھی ہے۔ غذاؤں کو ڈبوں میں بند کرنے، چھپائی، مشینوں کی تیاری اور دھاتی اشیاء تیار کرنے کے کارخانے ہیں۔ فرانسیسیوں نے یہاں سب سے پہلے قلعہ روئیلی (ROUILLE) 1749ء میں تعمیر کروایا۔ یہ قلعہ 1759ء میں تباہ ہوگیا پھر انگریزوں نے ٹورانٹو قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ امریکی انقلاب کے بعد متحدہ سلطنت کے وفادار یہاں آکر ٹھہرے۔ یارک (YORK) کے طور پر بالائی کینیڈا کا 1796ء میں دارالحکومت بنا۔ 1812ء کی جنگ میں دومرتبہ امریکیوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔ 1834ء میں اسے ٹورانٹو کا نام دیا گیا۔ 1837ء میں ڈبلیو ایل میکنزی کی بغاوت کے دنوں میں باغیوں کا مرکز بن گیا۔ 1840ء کے ایکٹ آف یونین کے تحت دارالحکومت کنگسٹن میں منتقل کردیا گیا لیکن 1849ء میں اسے ازسرنو دارالحکومت کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ یہ انگریزی ابلاغیات اور چھپائی کی صنعت کا بڑا مرکز ہے۔ نیز یہ دانشوروں، آرٹسٹوں اور اہل علم کی سرگرمیوں کا مرکز بھی رہا ہے۔ 1988ء میں یہاں صنعتی ممالک کے سربراہوں کی اقتصادی کانفرنس منعقد ہوئی۔

ٹورانٹو پُرامن اور صاف ستھرا شہر ہے۔ یہ بہت سی اقوام کا مسکن ہے جن میں یونانی، چینی، اطالوی، ہنگروی اور پرتگیزی باشندے شامل ہیں۔ اگرچہ یہ صنعت وحرفت کا بڑا مرکز ہے تاہم یہاں آلودگی کا نام ونشان نہیں ملتا۔

اس کا سی این ٹاور جدید طرز تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔ 552 میٹر بلند اس مینار پر جانے کے لیے ایک بیرونی لفٹ ہے۔ مینار کے اوپر ایک ریستوران بھی ہے اس کی بالائی منزل سے پورے شہر کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کا شمار دنیا کے بلند ترین سٹرکچروں میں ہوتا ہے۔ ٹورانٹو ایک اہم تعلیمی مرکز بھی ہے۔ یہاں دو یونیورسٹیاں ہیں ان میں ایک کا قیام 1827ء میں جبکہ دوسری کا قیام 1959ء میں عمل میں آیا۔

اس شہر کے دو ہوائی اڈے ہیں اور یہاں سے ہرجگہ پر پروازیں جاتی ہیں۔ کینیڈا ائیر لائنز کا بھی اہم مرکز ہے۔ شہر میں زیرزمین ریلوے بھی چلتی ہے جس کا انتظام انتہائی اعلیٰ ہے۔ یہاں کے ریلوے سٹیشن کا شمار مصروف ترین ریلوے سٹیشنوں میں ہوتا ہے۔ یہاں نشرو اشاعت کے بھی ادارے ہیں۔ متعدد ریڈیو سٹیشن اور ٹی وی سٹیشن شہریوں کے لئے ہرقسم کے پروگرام مرتب کرتے ہیں۔ بلیوجیز (BULE JAYS) بیس بال، میپل لیفس (MAPLE LEAFS) اور آئس ہاکی کا کھیل بڑا مقبول ہے۔ رائل پارک ہوٹل یہاں کے بہترین ہوٹلوں میں سے ایک ہے۔ جب تک کوئی شخص نیاگرا آبشار نہ دیکھ لے، ٹورانٹو کا مکمل نظارہ نہیں کیا جاسکتا۔ نیاگرا آبشار کے قریب بہت سے ریستوران بھی ہیں جہاں عمدہ قسم کے کھانے دستیاب ہیں۔ کیبل لفٹ کے ذریعے اس کی سیر بھی بڑی مسحور کن ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

☆............☆............☆

گمشدہ سامان

مکرم عبدالسمیع لنگاہ صاحب کارکن دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

گولبازار سے گھر جاتے ہوئے خریدا ہوا سامان راستے میں کہیں گر گیا ہے یا کسی دکان پر رہ گیا ہے۔ جن صاحب کو ملا ہو یا معلوم ہو تو براہ مہربانی اس فون نمبر: 0332-7895197 پر اطلاع دیں۔

پاکستانی کرکٹ کے بارے میں چند معلومات

☆پاکستان 21 جولائی 1952ء کو انٹرنیشنل کرکٹ کا رکن بنا۔

☆پاکستانی ٹیم کے پہلے کپتان میاں محمد سعید تھے۔

☆پاکستانی ٹیم نے پہلا غیرملکی دورہ انڈیا کا کیا۔

☆پاکستان کی طرف سے سب سے پہلی گیند فضل محمود نے پھینکی۔

☆پاکستان کی طرف سے سب سے پہلے بیٹنگ نذر محمد نے کی۔

☆پاکستان کرکٹ کی تاریخ میں تین بھائی حنیف، مشتاق اور صادق نے 1969ء میں کراچی میں نیوزی لینڈ کے خلاف اکٹھے کھیلے۔

☆جاوید میاں داد نے مسلسل چھ عالمی کپ میں شرکت کی۔

☆وسیم باری نے 1977,78ء میں بمقابلہ نیوزی لینڈ ایک اننگز میں سات کیچ لے کر ریکارڈ قائم کیا۔

☆شاہد خان آفریدی نے 37 گیندوں پر سنچری بنانے کا ریکارڈ قائم کیا۔

☆ٹیسٹ میچ میں فضل محمود نے سب سے پہلے 100 وکٹیں حاصل کیں۔

☆پاکستان کے کھلاڑی عمران خان اور وسیم اکرم ماڈرن کرکٹ کے گیارہ عظیم کھلاڑیوں میں شامل ہیں۔ (آئینہ معلومات پاکستان)

(مرسلہ: مکرم ثاقب احمد صاحب)

آسامیاں خالی ہیں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی
0476211866,0333-6549164

کمرشل پلاٹ برلب ساہیوال روڈ
رقبہ ساڑھے آٹھ مرلے انویسٹمنٹ و مارکیٹ کیلئے موزوں ترین
پراپرٹی اینڈ موٹر کار ایجنسی
آصف سہیل بھٹی: 0333-9400005

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔دسمبر

طلوع فجر	5:25
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3دسمبر 2014ء

6:30 am	بستان وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2009ء
2:00 pm	سوال وجواب 15 جون 1996ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2009ء
8:15 pm	دینی وفقہی مسائل

کار برائے فوری فروخت
سینٹرو Club ماڈل 2005ء
نئے ٹائر الائے روم کے ساتھ، گن میٹالک رنگ، لاہور نمبر
CNG اور AC اچھی حالت میں
رابطہ: 0476211249

وردہ فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل آئیں اور فائدہ اٹھائیں۔
کاٹن 3P،4P لیلن، کھدر نیز سردیوں کی ورائٹی پر سیل جاری ہے
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ہرماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہرماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہرماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہرماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہرماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ سٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہرماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہرماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
کا مشہور دواخانہ مطب حمید

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com